



محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

وہ کون سے عذر ہیں جن کی وجہ سے روزہ چھوڑنا جائز ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

وہ عذر جن کی وجہ سے روزہ چھوڑنا جائز ہے، مرض اور سفر ہیں جیسا کہ قرآن مجید میں آتا ہے۔ اسی طرح ایک عذر یہ بھی ہے کہ عورت حاملہ ہو اور روزہ رکھنے کی صورت میں اسے لپٹنے پلپٹنے بچے کے بارے میں خطرہ ہو۔ اسی طرح وہ عورت بھی معذور ہے جبکہ کو دو وہ پلاقی ہو اور روزے کی صورت میں اسے لپٹنے پلپٹنے بچے کے بارے میں خطرہ ہو۔ اسی طرح یہ عذر بھی قابل قبول ہے کہ کوئی انسان کسی معصوم کو تنہا ہی سے بچانے کے لیے روزہ چھوڑنے پر مجبور ہو، مثلاً: وہ دیکھے کہ ایک شخص دریا میں ڈوب رہا ہے یا ایک شخص ایسی عمارت میں پھنسا ہوا ہے جس کو آگ لگ گئی ہے اور وہ اسے بچانے کے لیے روزہ چھوڑنے پر مجبور ہو تو اس کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ اس کی جان بچانے کے لیے روزہ چھوڑ دے اسی طرح جہاد فی سبیل اللہ کے لیے طاقت و قوت کی خاطر بھی روزہ چھوڑنا جائز ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا تھا

(اَنْتُمْ لَا تَوَالِدُوْهُنَّ وَالْمَغْطَرُ اقْوٰی لَكُمْ فَافْطَرُوْا) (صحیح مسلم، الصیام، باب اجر المغطر فی السفر اذا قوی العمل، ج: ۱۱۲۰)

”تم لوگ کل دشمن سے برسرِ پیکار ہو گے لہذا روزہ نہ رکھنا تمہارے لیے موجبِ قوت ہے۔“

اس لیے جب کوئی ایسا سبب موجود ہو جس کی وجہ سے روزہ چھوڑنا جائز ہو اور انسان اس عذر کی وجہ سے روزہ چھوڑ دے، تو دن کے باقی حصے میں اس کے لیے کھانے پینے وغیرہ سے رکنا لازم نہ ہوگا، مثلاً: اگر ایک شخص نے کسی معصوم کو ہلاکت سے بچانے کے لیے روزہ توڑا تو وہ اسے بچانے کے بعد بھی روزے کو چھوڑے رکھے گا کیونکہ روزہ اس نے ایک جائز سبب سے توڑا تھا، اس لیے باقی دن کھانے پینے سے رکنا اس کے لیے لازم نہیں ہوگا یہ روزہ توڑنے کے جائز سبب کی وجہ سے اس کے لیے اس دن کی حرمت زائل ہو گئی، لہذا اس مسئلہ میں راجح قول کی بنیاد پر ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی مریض دن کے وقت صحت یاب ہو جائے اور اس نے روزہ نہ رکھا ہو تو اس کے لیے کھانے پینے سے رکنا لازم نہ ہوگا اور اگر حائضہ دن کو پاک ہو جائے تو اس کے لیے بھی دن کے باقی حصے میں کھانے پینے سے رکنا لازم نہیں ہے، کیونکہ ان سب لوگوں نے جائز سبب کی وجہ سے روزہ توڑا تھا۔ ان کے حق میں اس دن روزے کی حرمت نہیں ہوگی کیونکہ شریعت نے ان کے لیے روزہ توڑ دینے کو جائز قرار دیا ہے، لہذا ان کے لیے کھانا پینا ترک کرنا لازم نہیں ہے۔ اس کے برعکس اگر دن کے وقت ماہِ رمضان کے آغاز کا علم ہو جائے تو پھر باقی سارا دن کھانا پینا چھوڑ دینا لازم ہے مذکورہ دونوں صورتوں میں فرق لازم ہے کیونکہ دن کے وقت جب دلیل کے ساتھ رمضان کا آغاز ثابت ہو گیا، تو اس دن ان کے لیے کھانے پینے سے رکنا واجب ہے کیونکہ دلیل قائم ہونے سے قبل جہالت کی وجہ سے وہ معذور تھے۔ اس لیے اگر انہیں یہ معلوم ہو جائے کہ آج رمضان ہے، تو ان کے لیے کھانے پینے سے رکنا لازم ہوگا لیکن دوسرے لوگ جن کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے، ان کے لیے علم کے باوجود روزہ چھوڑنا جائز ہے اس طرح دونوں صورتوں میں فرق عیاں ہو جاتا ہے۔

هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ 372

محدث فتویٰ